جلد ۵۳/۱۸ | ۲۱ امان ۱۳۴۳ ہش ۶ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ ۲۱ مارچ ۱۹۶۴ء | نمبر ۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل دوپہر تک حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ پھر شام تک طبیعت بہتر رہی۔ مگر شام کے وقت پھر بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ الحمد للہ کہ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر

برموقع خلافت جوبلی ۱۹۳۹ء کا ایک اہم اقتباس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ خلافت جوبلی ۱۹۳۹ء کی تقریب سعید کے موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر کو جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے پیشکردہ ایڈریسوں کے جواب میں جو پُر معارف اور بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی تھی۔ اس کا ایک اہم اقتباس ذیل میں شائع کیا جاتا ہے (ادارہ)

جب سے خلافت جوبلی کی تحریک شروع ہوئی ہے میری طبیعت میں ہمیشہ ایک پہلو سے انقباض سا رہتا آیا ہے اور میں سوچتا رہا ہوں کہ جب ہم خود یہ تقریب منائیں تو پھر جو لوگ برتھ ڈے یا ایسی ہی دیگر تقاریب مناتے ہیں ہم انہیں کس طرح روک سکیں گے۔ اب تک اس کے لئے کوئی دلیل میری سمجھ میں نہیں آئی اور میں ڈرتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں ایسی رسوم جماعت میں پیدا نہ ہو جائیں جن کو مٹانے کے لئے احمدیت آئی ہے۔ ہماری کامیابی اور فتح یہی ہے کہ ہم دین کو اسی طرح دوبارہ قائم کر دیں جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے لائے تھے اور ایسے رنگ میں قائم کر دیں کہ شیطان اس پر حملہ نہ کر سکے اور کوئی کھڑکی کوئی روشن دان اور کوئی دَر اس کے لئے کھلا نہ رہنے دیں۔ اور جب سے یہ تقریب منانے کی تحریک شروع ہوئی ہے میں یہی سوچتا رہا ہوں کہ ایسا کرتے ہوئے ہم کوئی ایسا روشندان تو نہیں کھول رہے کہ جس سے شیطان کو حملہ کا موقعہ مل سکے۔ اور اس لحاظ سے مجھے شروع سے ہی ایک قسم کا انقباض سا رہا ہے کہ میں نے اس کی اجازت کیوں دی۔ اور اس کے متعلق سب سے پہلے انشراح صدر مجھے مولوی جلال الدین صاحب شمس کا ایک مضمون الفضل میں پڑھ کر ہوا جس میں لکھا تھا کہ اس وقت گویا ایک اور تقریب بھی ہے اور وہ یہ کہ سلسلہ کی عمر پچاس۵۰ سال پوری ہوتی ہے۔ تب میں نے سمجھا کہ یہ تقریب کسی انسان کے بجائے سلسلہ سے منسوب ہو سکتی ہے اور اس وجہ سے مجھے خود بھی اس خوشی میں شریک ہونا چاہیئے۔ دوسرا انشراح مجھے اس وقت پیدا ہوا جب درثمین سے وہ نظم پڑھی گئی جو آمین کہلاتی ہے۔ اس کو سنکر مجھے خیال آیا کہ یہ تقریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو بھی پورا کرنے کا ذریعہ ہے جو اس میں بیان کی گئی ہے اور اس کا منانا اس لحاظ سے نہیں کہ یہ میری پچیس۲۵ سالہ خلافت کے شکریہ کا اظہار ہے بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی بات کے پورا ہونے کا ذریعہ ہے، نامناسب نہیں اور اس خوشی میں میں بھی شریک ہو سکتا ہوں۔ اور میں نے سمجھا کہ گو اپنی ذات کے لئے اس کے منائے جانے کے متعلق مجھے انشراح نہ تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لحاظ سے انشراح ہو گیا۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک صحابی کے متعلق فرمایا تھا کہ میں نے دیکھا ہے اس کے ہاتھ میں کسریٰ کے کڑے ہیں چنانچہ جب ایران فتح ہوا اور وہ کڑے جو کسریٰ دربار کے موقعہ پر پہنا کرتا تھا غنیمت میں آئے تو حضرت عمرؓ نے اس صحابی کو بلایا اور باوجودیکہ اسلام میں مردوں کے لئے سونا پہننا ممنوع ہے آپ نے اسے فرمایا کہ یہ کڑے پہنو حالانکہ خلفاء کا کام قیامِ شریعت ہوتا ہے نہ کہ اسے مٹانا مگر جب اس صحابی نے یہ کہا کہ سونا پہننا مردوں کیلئے جائز نہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہنو ورنہ میں کوڑے لگاؤں گا۔ اسی طرح میں نے یہ خیال کیا کہ گویہ کڑے مجھے ہی پہنائے گئے ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ر مارچ ۶۴ء

جماعتِ احمدیہ کو
دنیا کے سامنے اسلام کا نمونہ پیش کرنا ہے

اس وقت دنیا ایک عجیب بحران کے دور سے گزر رہی ہے۔ سائنسی علوم و فنون کی ترقی کی وجہ سے انسانی کاروبار میں بے حد سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ تجارت۔ سفر اور دیگر آرام و آسائش کے بہت سے سامان موجود ہو گئے ہیں۔ سینما تماشے وغیرہ تفریح کے سامان بھی بافراط موجود ہیں۔ تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود وہی لوگ جو ان سامانوں کے موجد ہیں اور وہی زیادہ تر اس سے مستفید بھی ہو رہے ہیں۔ وہی زندگی سے ناخوش بھی نظر آتے ہیں۔ وہ اب محسوس کرتے ہیں کہ یہ مادی ترقیات یہ سہولتیں جو ان مادی ترقیوں کی وجہ سے ان کو حاصل ہوئی ہیں ان کو حقیقی خوشی نہیں دے سکتیں۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ یورپ امریکہ اور دوسرے ترقی یافتہ کہلانے والے ملکوں میں جرائم بڑھتے جاتے ہیں۔ دماغی عارضے وغیرہ دنیا سے بیزاری کی بیماری بھی اسی نسبت سے ترقی کر رہی ہے جس نسبت سے تعیش کے سامان ترقی کر رہے ہیں۔

اس کی وجہ جیسا کہ دانشمندوں نے غور کیا ہے یہی معلوم ہوتی ہے کہ ان لوگوں نے جس قدر مادی ترقیات کی ہیں اسی قدر وہ اخلاقی اقدار سے بے پرواہ ہوتے چلے گئے ہیں۔ وہ دنیا کے کاموں میں اتنے مشغول ہو گئے ہیں کہ ان کو یہ احساس بھی نہیں رہا کہ اخلاق یا مذہب بھی کوئی چیز ہے جس کے لئے وقت دینا چاہیئے۔ وہ مذہبی اعمال کو محض تضیعِ اوقات خیال کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے۔ اب وہ یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ مادی ترقیات ان کو اطمینانِ قلب کی نعمت سے محروم کر رہی ہیں۔ یقیناً وہ دنیا میں محنت مشقت سے اب تھکے تھکے محسوس کرتے ہیں۔ اور ان کے دانشمند سوچنے لگے ہیں کہ اگر اخلاقی اقدار اور مذہبی جذبات کو قوم میں پیدا نہ کیا گیا تو معاشرہ سخت تلخ ہو جائے گا۔ معاشرہ کی تلخی کے آثار ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔

اس ضمن میں یہ امر نہایت قابل قدر ہے کہ اب یہ لوگ مذہب کی طرف بھی متوجہ ہونے لگے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مذہبی جذبات سے پہلے بالکل عاری ہو گئے ہوئے ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اب وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ جب تک عوام کو مذہبی تعلیم نہ دی جائے گی دلی اطمینان پیدا نہیں ہو سکے گا۔ اور نہ جرائم کی رفتار کم ہو سکے گی۔

آج یہ اقوام اپنے نوجوانوں کی طرف سے بہت مایوسی ظاہر کرنے لگی ہیں۔ اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ جس طرح انگلستان میں ٹیڈی ازم نوجوانوں میں پھیلنے لگا ہے اسی قسم کی ہر جگہ یہاں ہر ملک میں نوجوان ظاہر کر رہے ہیں اور ان کے نام الگ الگ ہیں مگر کام وہی ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی ٹیڈی ازم کا چرچا ہے چونکہ ہم انگریزوں کی نقل کرتے ہیں اس لئے یہاں بھی اس مرض نے ٹیڈی ازم کے نام سے ظہور کیا ہے۔ یہ موجودہ مغربی تہذیب کی پیداوار ہے اور یہ براہ راست نتیجہ ہے اس امر کا کہ لوگ بحیثیت مجموعی دنیا کی طرف زیادہ راغب ہو گئے ہیں اور آنے والی نسلوں کے سامنے جو نمونہ دکھا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ جس طرح ہو سکے زیادہ سے زیادہ روپیہ کمایا جائے اور زیادہ سے زیادہ سامانِ تعیش حاصل کئے جائیں۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے ان اقوام کے دانشمند اب چاہتے ہیں کہ مذہب کی طرف لوگوں کو رغبت دلائی جائے مگر مشکل یہ ہے کہ انسانی ذہن پہلے کی نسبت بہت ترقی کر گیا ہے۔ اب عیسائیت یا اور اسی قسم کا مذہب جو انسانی عقل کو اپیل نہیں کرتا موثر نہیں رہا۔ لوگ ہر بات کو عقل سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج بھی ایسے انسان موجود ہیں جو بغیر سوچے سمجھے بعض وہمی باتوں کو مانتے ہیں تاہم جہاں مذہب کا سوال آتا ہے۔ اکثر اوپر کا طبقہ چاہتا ہے کہ وہ ایسا مذہب اختیار کرے جو عقل کے مطابق ہو۔ نچلے درجے کے لوگ تو محض نقال ہوتے ہیں وہ اپنے طور پر سوچ کر کسی بات کو قبول نہیں کرتے بلکہ جو کچھ اوپر کا طبقہ قبول کرتا ہے وہ ان کی نقل میں ارتجالاً کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح جہاں تک سمجھدار طبقہ کا تعلق ہے وہ اب صرف ایسے مذہب کو قبول کرنا چاہتا ہے جو ان کی عقل کی تسکین کر سکے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو ہر قسم کے توہمات سے پاک ہے اور جو ہر عقل کو اپیل کر سکتا ہے۔ چنانچہ آج جماعت احمدیہ اسی لئے کھڑی ہوئی ہے کہ وہ ساری دنیا کو اسلام کی طرف دعوت دے اور اسلام کی خوبیاں دکھا کر ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لائے اس لئے ضروری ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اسلام کی صداقتوں کا نمونہ پیش کریں۔ حقیقت یہ کہ جب مغربی دانشمندوں کے سامنے اسلام کو پیش کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نظری طور پر واقعی اسلام میں بڑی خوبیاں ہیں مگر جب تک اس کا نمونہ ہمارے سامنے نہ آئے جب تک کوئی ایسا نمونہ نہ ہو کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ اسلام کی یہ تعلیمات زیر عمل آ کر اچھے نتائج پیدا کرتی ہیں اس وقت تک ہم ان کو قبول نہیں کر سکتے۔

اس صورت میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دنیا کو اسلام کے اصول پر عمل کرتے ہوئے دکھا سکیں یعنی ہم اسلام کا صحیح نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیں۔ اس لئے ہر احمدی کو سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ اپنے کردار سے ایسا نمونہ پیش کر رہا ہے۔ قومیں افراد سے بنتی ہیں۔ جب تک قوم کا فرد فرد ایک خاص قسم کا کردار نہ ظاہر کرے۔ اس وقت تک مجموعی طور پر اس کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ فرض ہر احمدی کا ہے کہ وہ اسلامی کردار کا نمونہ بنے۔ جہاں تک عقائد کا تعلق ہے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم دوسرے لوگوں کو ان سے خاصی حد تک متاثر کرنے میں کامیاب ہیں لیکن یہ امر بھی واضح ہے کہ کردار کے لحاظ سے ہماری جماعت ابھی وہ معیار حاصل نہیں کر سکی جس کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس تعلق میں ایک بصیرت افروز خطبہ ۳ر جولائی ۱۹۳۶ء میں فرمایا تھا اور جو الفضل ۲۶۔ فروری ۱۹۶۴ء میں بھی شائع کیا گیا ہے۔

اس خطبہ میں حضور نے یہی فرمایا ہے کہ "عقائد کے بارہ میں ہماری جماعت کی کوششیں نہایت بارآور اور کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ ہمارے عقائد کی صحت کو ہمارے مخالفوں نے بھی تسلیم کر لیا۔ کھلے طور پر اپنا لیا اور اختیار کر لیا ہے اس کے مقابلہ میں اعمال کے بارہ میں ہماری جماعت کی کوششیں ایسی بارآور اور کامیاب نہیں ہیں۔ حتیٰ کہ غیر تو غیر خود اپنی جماعت کے لوگ بھی یہ مانتے ہیں کہ اس بارہ میں ہمیں وہ مقام حاصل نہیں کہ جو دنیا کے لئے نمونہ کہلا سکے ۔۔۔۔۔۔۔
جب کوئی شخص ہماری جماعت میں داخل ہوتا ہے تو وہ یکساں قوت سے فیصلہ کرتا ہے کہ اپنے عقائد اور اعمال دونوں کی اصلاح کرے گا۔ جب کوئی بچہ ہم میں پیدا ہوتا ہے تو وہ یکساں قوت کے ساتھ ارادہ کرتا ہے کہ وہ اسی طرح اپنے اعمال کو درست کریگا جس طرح عقائد کو مگر ہر داخل ہونے والا شخص اور ہر بالغ ہونے والا بچہ ایک ہی جیسی طاقت اور ارادہ کے باوجود عقائد کی اصلاح میں تو کامیاب ہو جاتا ہے لیکن اعمال کی اصلاح میں نہیں ۔۔۔۔ گو ہم میں سے افراد اعمال کی اصلاح میں بھی کامیاب ہیں مگر کلی اصلاح بعض افراد کی اصلاح سے نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے لئے جماعتی اصلاح ضروری ہوتی ہے۔ جماعتی اصلاح دنیا کے سامنے ایک ایسا نظارہ پیش کرتی ہے کہ دوسرے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے"۔

(الفضل ۲۶۔ فروری ۶۴ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفس کرتی ہے

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحبؓ بقاپوری کی وفات پر
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تعزیتی قرارداد

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ اجلاس (منعقدہ ۱۸ر مارچ ۶۴ء) حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خادم۔ صاحب رؤیا و کشوف و الہامات اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ آپ نے مبلغ کے طور پر نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ خصوصاً بنگال اور سندھ میں لمبا عرصہ امیر التبلیغ رہے اور بہت سی نئی جماعتیں قائم کیں۔ قادیان میں مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بطور واعظ مقامی خدمات سر انجام دیتے رہے۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت مولوی صاحبؓ کی بیگم صاحبہ صاحبزادگان اور صاحبزادیوں اور دیگر متعلقین کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہوئی دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت مولوی صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرماوے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

خلافت ثانیہ کے آغاز پر

آج سے پچاس سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے جذبات و عزائم

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت پر مستحکم یقین کا اظہار

شیخ خورشید احمد

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت عہد خلافت پر پورے پچاس سال گزر گئے۔ اور حضور کی خلافت کا اکیاونواں سال شروع ہوگیا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے حضور کی عظیم الشان موعود خلافت اس کامیاب وکامران مظفر و منصور اور مبارک و مسعود خلافت کی برکات سے ہمیں متواتر پچاس برس تک متمتع ہونے کا موقعہ عطا فرمایا۔

نصرت الٰہی کے ایمان افروز کرشمے

جب ہم عہد خلافت ثانیہ پر مشتمل گزشتہ نصف صدی کے حالات و کوائف کا جائزہ لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ حضور نے کن حالات میں جماعت کی قیادت سنبھالی تھی اور پھر تبلیغی۔ تربیتی۔ تنظیمی۔ مالی اور تعلیمی۔ دینی۔ اخلاقی۔ روحانی اور مادی لحاظ سے جماعت کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ تو یہ ایک نہایت روح پرور اور ایمان افروز داستان ہے جس کی تفصیل بیان کرنے کے لئے ہزاروں صفحات درکار ہیں۔ اس عرصہ میں قدم قدم پر مختلف نوعیت کی مشکلات پیدا ہوئیں۔ اندرونی اور بیرونی مخالفوں نے جماعت کو مٹانے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن ہر مرحلہ پر ہمارے بالغ نظر امام (متعنا اللہ بطول حیاتہ) نے قیادت کا حق ادا کر دیا اور جماعت کو ہر قسم کے خطرات میں سے نکال کر ترقی اور کامیابی کی راہ پر گامزن رکھا۔

خلافت پر متمکن ہوتے وقت حضور کے جذبات

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو جب حضور سریر آرائے خلافت ہوئے تو اس وقت حضور کے جذبات کیا تھے۔ اور کن ارادوں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ پر کس توکل اور یقین کے ساتھ آپ نے اپنا عہد خلافت شروع کیا۔ اس کا اندازہ حضور کے اس مضمون سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حضور نے خلیفہ بننے کے ایک ہفتہ بعد یعنی ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء کو تحریر فرمایا تھا اس میں حضور نے تحریر فرمایا:۔

"میں نے کسی سے درخواست نہیں کی کہ وہ میری بیعت کرے نہ کسی سے کہا ہے کہ وہ میرے خلیفہ بننے کے لئے کوشش کرے۔ اگر کوئی شخص ایسا ہے تو وہ علی الاعلان شہادت دے۔ کیونکہ اس کا فرض ہے کہ جماعت کو دھوکے سے بچائے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے۔ اور جماعت کی تباہی کا عذاب اس کی گردن پر ہوگا۔

اے پاک نفس انسانو! جن میں بدظنی کا مادہ نہیں، میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کبھی کسی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی۔ اور یہی نہیں بلکہ خدا سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے۔ یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ یہ میری درخواست نہ تھی۔ میری درخواست کے بغیر یہ کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اکثروں کی گردنیں میرے سامنے جھکا دی ہیں میں کیونکر تمہاری خاطر خدا تعالیٰ کے حکم کو رد کر دوں۔ مجھے اس نے اسی طرح خلیفہ بنایا جس طرح پہلوں کو بنایا تھا گو میں حیران ہوں کہ میرے جیسا نالائق انسان اسے کیونکر پسند آ گیا۔ لیکن جو کچھ بھی ہو اس نے مجھے پسند کر لیا۔ اور اب کوئی انسان اس کرتہ کو مجھ سے نہیں اتار سکتا جو اس نے مجھے پہنایا ہے یہ خدا کی دین ہے۔ اور کون انسان ہے جو خدا کے عطیہ کو مجھ سے چھین لے۔ خدا تعالیٰ میرا مددگار ہوگا۔ میں ضعیف ہوں مگر میرا مالک بڑا طاقت والا ہے۔ میں کمزور ہوں مگر میرا آقا بڑا توانا ہے۔ میں بلا اسباب ہوں مگر میرا بادشاہ تمام اسبابوں کا خالق ہے۔ میں بے یار و مددگار ہوں مگر میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا۔ میں بے پناہ ہوں مگر میرا حافظ وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی پناہ کی ضرورت نہیں۔"

(ضمیمہ الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

مندرجہ اقتباس کے لفظ لفظ سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس غیر متزلزل یقین اور ایمان کا پتہ چلتا ہے۔ جو حضور کے دل میں موجزن ہے حق یہ ہے کہ اسی غیر متزلزل یقین کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر آپ کو کامیابی عطا فرمائی۔ اور فتح و نصرت سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ کی نصرت پر مستحکم یقین

اسی مضمون میں حضور نے آئندہ کے متعلق اپنے عزائم کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے وہ بہت بڑا ہے اور اگر اس کی مدد میرے شامل حال نہ ہو۔ تو میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے اس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گی۔ میرا فرض ہے کہ میں جماعت کو متحد رکھوں اور اسے متفرق نہ ہونے دوں۔ اس لئے ہر ایک مشکل کا مقابلہ کرنا میرا کام ہے۔ اور انشاء اللہ آسمان سے میری مدد ہوگی ..... مجھے اپنے رب پر بہت سی امیدیں ہیں۔ اور میں اس کے حضور دعاؤں میں لگا ہوا ہوں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ الفاظ تو یقیناً ایک الہامی رنگ رکھتے ہیں کہ

"میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا۔"

"مجھے اس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گی .... انشاء اللہ آسمان سے میری مدد ہوگی۔"

بعد کے واقعات نے بتادیا کہ یہ الفاظ کس شان کے ساتھ پورے ہوئے اور کس طرح ہر مشکل کے وقت آسمان سے اللہ نے حضور کی مدد فرمائی۔

مسرت اور خوشی کے جذبات کا طبعی اظہار

آج جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی خلافت پر پچاس برس پورے ہو رہے ہیں۔ ہر احمدی کا دل اللہ تعالیٰ کے حضور شکر و امتنان کے ساتھ جھکا ہوا ہے۔ اور خوشی اور مسرت کے جذبات سے لبریز ہے۔ یہ جذبات اکثر مختلف رنگوں میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ مرکز سلسلہ ربوہ میں اس موقعہ پر پچاس جانور بطور صدقہ ذبح کئے گئے اور چاولوں کی دیگیں پکوا کر غرباء میں تقسیم کی گئیں۔ اسلام کے غلبہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور پُرسوز دعائیں کی گئیں۔ اور رات کو چراغاں کے ذریعہ اپنے خوشی کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ بیرونی جماعتوں کی طرف سے بھی مختلف رنگوں میں خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور حضور کی خدمت میں بکثرت مبارکباد کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ بلاشبہ خوشی و مسرت کا یہ اظہار ہمارا ایک طبعی تقاضا ہے اور اس تقاضا کا اظہار ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے پیش نظر کرتے ہیں کہ

لئن شکرتم لازیدنکم

یعنی اگر تم میری دی ہوئی نعمتوں پر حقیقی معنوں میں شکریہ کا اظہار کرو گے تو میں ان نعمتوں میں اضافہ کرتا چلا جاؤں گا۔

ہمیں اپنی پُرمسرت تقاریب کیسے منانی چاہئیں

آج سے پچیس برس قبل جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت کی سلور جوبلی منائی گئی تھی۔ تو اس موقعہ پر سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ نے اپنے ایک مضمون میں نہایت جامع رنگ میں مختصر مگر بلیغ الفاظ کے ساتھ اس تقریب کا ذکر فرمایا تھا اور دعائیہ رنگ میں تمام احمدیوں کے جذبات کی دلی ترجمانی کرتے ہوئے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ ہمیں کس رنگ میں اس موقعہ پر اپنی خوشیوں کا اظہار کرنا چاہیئے۔ حضرت میاں صاحب نے گویہ مضمون آج سے ۲۵ برس قبل رقم فرمایا تھا۔ مگر آج جب ہم اسے پڑھتے ہیں تو

توقع ہی محسوس ہوتا ہے کہ گویا آپ ہمارے موجودہ احساسات کی ترجمانی فرما رہے ہیں۔ آپ نے تحریر فرمایا تھا:۔

"صداقت اور خدمت کی شان عرصوں اور زمانوں کی قید سے بالا ہے اور اچھے کام کی ایک گھڑی بے کار وقت کے ہزار سال سے بہتر ہے مگر (حضور کے) ان پچیس سالوں کی شان کا کیا کہنا ہے جس کا ایک ایک لمحہ خدمت خلق اور اعلائے کلمۃ اللہ میں گذرا جس کی ابتداء نے جماعت احمدیہ کو انشقاق وافتراق کی پرخطر وادی میں گھرا ہوا پایا مگر جس کی انتہا آج اسے ایک مضبوط اور متحد دستہ کی صورت میں ایک بلند پہاڑ پر دیکھ رہی ہے۔

یہ ایک فطری امر ہے کہ محبوب کی کامیابی انسان کے دل میں محبت وامتنان کے جذبات کے ساتھ ساتھ مسرت وانبساط کی لہر بھی پیدا کر دیتی ہے ۔ ۔ ۔ مگر جس خاص غرض کے لئے میں نے اس ذکر کو اس جگہ داخل کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اس سلسلہ میں جماعت کی رعیت کا از حد خیال ہے چنانچہ آپ متعدد مرتبہ جماعت کو یہ نصیحت فرما چکے ہیں کہ اگر یہ تقریب محض رسم کے طور پر ہے اور دنیا کی نقل میں ایک قدم اٹھایا جا رہا ہے تو اس میں میری خوشی کا کوئی حصہ نہیں اور نہ میں اس صورت میں جماعت کو اجازت دے سکتا ہوں لیکن اگر آپ لوگوں نے اسے دنیا کی رسومات اور دنیا کی نمائشوں کے طریق سے پاک رکھ کر ایک خالص دینی خوشی کا رنگ دینا ہے اور اسے ان عیدوں کی طرح منانا ہے جس طرح اسلام اپنی عیدوں کے منانے کا حکم دیتا ہے تو اس قسم کا جو بھی قدم اٹھایا جائے وہ مبارک ہے اور میں اسے رد کرنا نہیں چاہتا۔

پس اس وقت جہاں ہر احمدی کا دل شکر ومحبت کے انتہائی جذبات کے ساتھ لبریز ہے وہاں ہر احمدی کا ہاتھ بھی خدا کے حضور اس دعا کے ساتھ اٹھ رہا ہے کہ خدایا تو نے جس طرح ان گزرنے والے سالوں کو خوشی اور کامرانی اور کامیابی کے ساتھ پورا کیا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر آنے والے سالوں کو بھی ہمارے لئے مبارک کر اور ہماری اس جوبلی کو اس عظیم الشان جوبلی کا پیش خیمہ بنا دے جو تیرے جلال کے انتہائی ظہور کے بعد آنے والی ہے اور لے ہمارے مہربان آقا! تو ہمارے اس امام کو جس کی مبارک قیادت میں جماعت نے ہزاروں برکتوں سے حصہ پایا ہے ایک لمبی اور بامراد زندگی عطا کر اور اس کے آنے والے عہد کو گزرنے والے عہد کی نسبت سے بھی زیادہ مقبول اور زیادہ شاندار اور زیادہ مبارک بنا دے آمین ثم آمین"۔

(سلسلہ احمدیہ ص۴۲۷ تا ۴۲۹)

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ گو آج ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں اور اپنے آسمانی آقا کے حضور جا چکے ہیں لیکن اگر آج وہ زندہ ہوتے تو یقیناً ان کے جذبات وہی ہوتے جن کا اظہار انھوں نے آج سے ۲۵ برس قبل فرمایا تھا آپ کے تحریر فرمودہ الفاظ آج بھی جب کہ ہم حضور کے عہد خلافت پر پچاس برس گزرنے پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں یقیناً ہمارے دلی جذبات واحساسات کے ترجمان ہیں اور رہنمائی کر رہے ہیں کہ ہمیں کس رنگ میں اس پرمسرت تقریب کو منانا چاہیئے

ایک نصیحت اور کامیابی کی بشارت

بالآخر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک مبارک تحریر پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے جس میں حضور نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ ہمیں اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ اور پھر حضور نے ہمیں کامیابی کی بشارت بھی دی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میرے پیارو! آج کل نمازوں میں خشوع وخضوع زیادہ کرو اور تہجد کے پڑھنے میں بھی سستی نہ کرو جو روزہ رکھ سکتے ہیں وہ روزہ رکھیں اور جو صدقہ دے سکتے ہیں وہ صدقہ دیں ۔۔۔ جو ایسا کریں گے خدا کی ان پر بڑی بڑی رحمتیں ہوں گی فتنے ہیں اور ضرور ہیں مگر تم جو اپنے آپ کو اتحاد کی رسی میں جکڑ چکے ہو خوش ہو جاؤ کہ انجام تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ تم خدا کی برگزیدہ قوم ہوگے اور اس کے فضل کی بارشیں ان شاء اللہ تعالےٰ تم پر اس زور سے برسیں گی کہ تم حیران ہو جاؤ گے"۔

(ضمیمہ اخبار الفضل ۲۵ مارچ ۱۴ء)

اللہ تعالےٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح معنوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقام کو سمجھنے کی توفیق دے اور حضور کے مبارک ومسعود عہد خلافت کی برکات سے پہلے سے بھی زیادہ متمتع ہونے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

⁂

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نوراللہ مرقدہ کی حیاتِ مقدسہ پر ایک نظر

سنہ ۱۹۵۶ء سے سنہ ۱۹۵۸ء تک

آپکی عظیم الشان خدماتِ سلسلہ اور مسلسل دینی جہاد

مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط ہشتم

۵۸ء کے شروع میں آپ نے "نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں" کے زیر عنوان ایک قیمتی مضمون لکھا اور اس کے آخر میں تحریر فرمایا کہ یہ مضمون میں نے جنوری کے آغاز میں شروع کیا تھا مگر اعصابی تکلیف اور احساس بے چینی کی وجہ سے اسے جلد ختم نہ کر سکا بلکہ آہستہ آہستہ لکھ کر اور درمیان میں کئی دنوں کا ناغہ کر کے تقریباً ایک ماہ میں آج ختم کیا ہے اور پھر بھی میری خواہش کے مطابق مکمل نہیں ہوا حالانکہ صحت کے زمانہ میں ایسا مضمون تقریباً ایک گھنٹہ میں لکھ لیا کرتا تھا لہٰذا اپنے لئے بھی دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھے آخر عمر تک یعنی "زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند" خدمتِ دین کی توفیق دیتا رہے اور میری کمزوریوں کو معاف فرمائے اور انجام بخیر ہو"۔

(الفضل ۸ فروری ۵۸ء)

اوپر جس مضمون کا ذکر کیا گیا ہے اس میں حضرت میاں صاحب نے اپنے ایک کشف کا بھی ذکر فرمایا۔ آپ نے لکھا کہ ۳۱ دسمبر اور یکم فروری کی درمیانی رات میں جو نئے سال کی پہلی رات تھی مجھے ایک زلزلہ کا نظارہ دکھایا گیا"۔ چنانچہ یہ زلزلہ بعد میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کی صورت میں جماعت پر آیا۔ اللہ تعالےٰ جماعت کی دعاؤں کو قبول فرما کر حضور کو جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (الفضل ۸ فروری ۵۸ء)

جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نے جو کہ مشرقی پاکستان کی سب سے پرانی جماعت ہے ۱۶-۱۷ فروری ۵۸ء کو اپنا بیالیسواں سالانہ جلسہ منعقد کیا اس موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی جماعت کو ایک پیغام بھجوایا۔

(الفضل ۲۶ فروری ۵۸ء)

محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ربوہ میں اڑھائی ماہ قیام فرمانے کے بعد ۲۶ فروری کو واپس جانے لگے تو روانگی سے قبل مسجد مبارک میں نماز ظہر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب امیر مقامی نے آپ کے بخیریت پہنچنے اور آپ کی بیش از پیش دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ (الفضل ۲۸ فروری ۵۸ء)

مارچ ۵۸ء میں "پیغام صلح" نے آپکے مضمون "نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں" پر اعتراض کرتے ہوئے اپنے مضمون کا عنوان یہ رکھا کہ "قادیانی منجھلے میاں کا مجوزہ لائحہ عمل" اور بعض جگہ استہزاء کے رنگ میں بھی "منجھلے میاں" کے الفاظ استعمال کئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا کہ "یہ وہ الفاظ ہیں جن میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا مجھے اکثر پیار کے رنگ میں پکارا کرتی تھیں" میں نہیں جانتا کہ یہ اسلم پرویز کون ہیں لیکن اگر وہ احمدی کہلاتے ہیں تو انہیں حضرت ام المومنین مغفورہ ومرحومہ کے محبت والے کلام کو استہزاء کے رنگ میں استعمال کرتے ہوئے شرم آنی چاہیئے تھی۔"

(الفضل ۱۶ مارچ ۵۸ء)

۲۱ مارچ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فضل عمر ہسپتال کی نو تعمیر عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر ہسپتال کے احاطہ میں تعمیر ہونے والی تاریخی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ حضور کی خدمت میں پیش کی گئی جس پر حضور نے دعا فرمائی۔ حضور کے تشریف لیجانے کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے مسجد کی بنیاد میں مسجد مبارک قادیان کی وہ اینٹ نصب فرمائی جس پر حضور نے دعا فرمائی تھی۔

(الفضل ۲۳ مارچ ۵۸ء)

اپریل ۵۸ء کے رمضان المبارک میں آپ نے پھر انسانی خطاؤں اور کمزوریوں کی ایک فہرست شائع فرماتے ہوئے دوستوں کو تاکید کی کہ وہ اس مہینہ میں کم از کم ایک کمزوری کو ترک کرنے کا خدا تعالےٰ سے سچا عہد کریں۔

(الفضل ۲ اپریل ۵۸ء)

آخر رمضان المبارک میں آپ نے اپنے متعلق دوستوں سے اس دعا کی التجا کی کہ

"اللہ تعالےٰ مجھے صحت اور خدمت کی زندگی نصیب کرے۔ میری لغزشیں معاف فرمائے۔ میری کمزوریاں دور کرے۔ میری سیئات کو حسنات سے بدل دے۔ مجھے بے حساب بخشش پانے والے گروہ میں شامل فرمائے اور میرا انجام بخیر ہو"۔

(الفضل ۱۱ اپریل ۵۸ء)

جون ۵۸ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ میرے پاس سیرۃ المہدی حصہ چہارم اور حصہ پنجم کا مواد موجود تھا مگر چونکہ اب میری صحت خراب رہتی ہے اور زندگی کا اعتبار نہیں اس لئے میں نے ان دونوں حصوں کے مسودے میر مسعود احمد صاحب فاضل پسر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے سپرد کر دیئے ہیں اور انہیں سمجھا دیا ہے کہ اگر اور جب انہیں ان حصوں کو مدون کر کے شائع کرنے کا موقع ملے تو نہ صرف روایات کو عقل و نقل کے طریق پر اچھی طرح چیک کر کے درج کریں بلکہ جہاں جہاں تشریح کی ضرورت ہو وہاں تشریحی نوٹ بھی ساتھ دے دیں۔ آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ اس مسودہ میں حضرت خلیفہ اول کی اس وصیت کا اصل کاغذ بھی شامل ہے۔ جو حضور نے اپنی مرض الموت میں آئندہ خلیفہ کے انتخاب کے بارہ میں تحریر فرمائی تھی اسی طرح اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی بعض دستی تحریریں بھی شامل ہیں اور اس قرعہ کے کاغذات بھی اسی مسل میں ہیں جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں اور ان کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں ہم تینوں بھائیوں میں تقسیم ہوئی تھیں۔ (الفضل ۱۸ جون ۵۸ء)

ستمبر ۵۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے اپنے سالانہ اجتماع کے موقع پر آپ سے کسی پیغام کی خواہش کی چنانچہ آپ نے انہیں پیغام بھجوا دیا جس میں دو باتوں کی تلقین کی۔ اوّل یہ کہ آپ حقیقی خدا پرست احمدی بن جائیں تا آپ اسلام اور احمدیت کے زندہ نمونہ ہوں اور زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کے قول و فعل میں یگانگت پائی جائے۔ دوم آپ دیانتداری سے اس عقیدہ کی تبلیغ کریں جس پر آپ خود ایمان رکھتے ہیں اور عمل پیرا ہیں۔ یہی حقیقی احمدیت اور حقیقی اسلام ہے (الفضل ۷ اکتوبر ۵۸ء)

۲۶ تا ۲۸ ستمبر ۵۸ء مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے اپنے علاقہ میں ایک بڑے اجتماع کا انتظام کیا اس وقت بھی آپ نے خدام کو اپنے پیغام سے نوازا اور انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور اپنے دل کو روح القدس کے نزول کا نشیمن بنا دیں تا تم آسمان پر ایسی قوم شمار کئے جاؤ۔ جو تھوڑے ہونے کے باوجود سب پر بھاری ہو۔" (الفضل ۸ اکتوبر ۵۸ء)

دسمبر ۵۸ء میں آپ نے جماعت کے نوجوان علماء کو علمی اور تحقیقی مضامین لکھنے کی طرف توجہ دلائی اور اس غرض کے لئے ۲۷ اہم مضامین کی ایک فہرست بھی شائع کرائی۔ آخر میں لکھا

"اے احمدی نوجوانو۔ آؤ اور اس چیستان کی وادیوں میں گھوم کر دنیا کو نئے علوم سے شناس کرو۔ آؤ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تعمیر میں حصہ لے کر اقوام عالم کو علم و عرفان کے وہ خزانے عطا کرو کہ حجاز اور بغداد اور قرطبہ اور قدس اور مصر کی یادگاریں تازہ ہو جائیں"۔ (الفضل ۲۶ دسمبر ۵۸ء)

جنوری ۵۹ء میں آپ نے چندہ امداد درویشاں کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا کہ درویشوں اور ان کے رشتہ داروں کو حتی الوسع اچھی حالت میں رکھنا اور ان کے دلوں میں مالی تنگی کی وجہ سے بے اطمینانی نہ پیدا ہونے دینا جماعت کی بھاری ذمہ داری ہے۔ جس کی طرف سے فرض شناس احباب کو کسی حالت میں غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔ ومن کان فی عون اخیہ کان اللّٰہ فی عونہٖ۔

(الفضل ۳ جنوری ۵۹ء)

۱۳ر جنوری کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت یکدم بہت زیادہ خراب ہو گئی بلڈ پریشر زیادہ ہو گیا اور ساتھ ہی نکسیر کی وجہ سے خون بہنے لگا۔ کئی دن کے علاج کے بعد ۲۷ جنوری کو آپ بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے۔ (الفضل ۱۶ جنوری و ۲۸ جنوری ۵۹ء)

۸ر فروری کو بعد نماز مغرب مسجد گول بازار ربوہ میں ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض بزرگ اور معروف صحابہ کی زندگیوں پر روشنی ڈالی گئی۔ اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی لاہور سے ایک خاص پیغام ارسال فرمایا جو جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا۔

(الفضل ۱۰ر فروری ۵۹ء)

۱۲ر فروری کو آپ لاہور میں دو ہفتہ سے زائد قیام فرمانے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے (الفضل ۱۴ فروری ۵۹ء)

مارچ ۵۹ء میں آپ نے اس موضوع پر کہ "مسیح موعود عشق رسول کی پیداوار ہے" ایک مضمون لکھتے ہوئے جماعت کو توجہ دلائی کہ اے میرے دوستو اور عزیزو اور پیارو بیشک عمل بہت بڑا درجہ رکھتا ہے مگر محض خشک عمل محبت سے خالی ہے اور جس میں عشق خدا اور عشق رسول اور عشق مسیح کی چاشنی مفقود ہے وہ ایک بوسیدہ ہڈی سے زیادہ نہیں جو کسی وقت ٹوٹ کر گر سکتی ہے۔ پس اپنے دلوں میں محبت کی چنگاری پیدا کرو۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی صحابی نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے جواب دیا تم قیامت کے متعلق پوچھتے ہو کیا تم نے اس کے لئے کوئی تیاری بھی کی ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز روزہ وغیرہ کی تو چنداں تیاری نہیں مگر میرے دل میں خدا اور اس کے رسول کی سچی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ المرء مع من احب یعنی پھر تسلی رکھو کہ انسان کو اپنی محبوب ہستیوں سے جدا نہیں کیا جائے گا یہ حدیث بچپن سے کر میرے سامنے قطب ستارے کی طرح رہی ہے جس سے میں اپنے بیتے زمانے کی تاریکیوں اور دل کی پریشانیوں میں رستہ پاتا رہا ہوں۔

(الفضل ۲۰ مارچ ۵۹ء)

۲۰ر اپریل کو نماز مغرب کے بعد سیرۃ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ایک خصوصی جلسہ میں جو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گولبازار ربوہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ریکارڈ کرایا ہوا ایک تازہ پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ (الفضل ۲۲ اپریل ۵۹ء)

۲۴-۲۵ مئی کو سونگھڑہ میں ساتویں آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی ایک خاص پیغام ارسال فرمایا۔

(الفضل یکم جولائی ۵۹ء)

۱۳ر جون کو آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی صحت کے لئے دوستوں کو یہ دو دعائیں کرنے کی خاص طور پر تلقین فرمائی۔

۱- "اذھب البأس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الا شفاءک شفاءً لا یغادر سقما"

۲- بسم اللّٰہ الکافی بسم اللّٰہ الشافی بسم اللّٰہ الغفور الرحیم بسم اللّٰہ البر الکریم یا حفیظ یا عزیز یا رفیق اشف عبدک امیر المومنین۔ (الفضل ۱۳ جون ۵۹ء)

جولائی ۵۹ء میں چونکہ غیر معمولی برسات کی وجہ سے پنجاب کے سارے دریاؤں میں طغیانی کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اسلئے آپ نے مجالس خدام الاحمدیہ کو تحریک فرمائی کہ وہ اس موقعہ پر آگے آئیں اور مخلوق خدا کی خدمت کا ثواب کمائیں ڈوبنے والوں کو بچائیں۔ ملبہ کے نیچے دبے ہوؤں کو نکالیں۔ زخمیوں کو دوائیں مہیا کریں بھوکوں کو کھانا کھلائیں شکستہ مکانوں کی مرمت کریں۔ مصیبت زدہ لوگوں کو حفاظت سے محفوظ مقامات تک پہنچائیں اور مویشیوں اور سامانوں کو ضائع ہونے سے بچائیں اور جہاں جہاں حکومت کو یا بے یار و مددگار لوگوں کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو ان کی مدد کو فوراً پہنچیں اور اس امداد میں مذہب و ملت کا کوئی لحاظ نہ رکھیں۔ (الفضل ۹ جولائی ۵۹ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی امارت کے دوران بعض لوگوں میں یہ نقص محسوس کیا کہ ان میں امداد کے لئے سوال کرنے کی عادت بڑھ رہی ہے۔ اس پر آپ نے صدر صاحبان محلہ جات ربوہ کو ایک ہدایت بھجوائی جسے بعد میں الفضل میں بھی شائع کر دیا گیا آپ نے اس میں توجہ دلائی کہ دوست حقیقی اور اشد ضرورت کے بغیر کبھی سوال نہ کیا کریں۔ بلکہ ایک طرف محنت کر کے حسب ضرورت زیادہ آمد پیدا کرنے کی کوشش کریں اور سستی اور بیکاری سے بچیں اور دوسری طرف جب تک خدا کی طرف سے فراخی حاصل نہ ہو اپنی ضروریات کو کم سے کم حد کے اندر محدود رکھیں۔ اس طرح انشاء اللہ ان کے اخلاق میں بلندی پیدا ہو گی اور اس قناعت کی وجہ سے اللہ تعالٰے ان کے تھوڑے مال میں ہی برکت ڈال دے گا۔ (الفضل ۹ جولائی ۵۹ء)

ربوہ کی فضاؤں میں گونجی ہے اذاں دیکھ!

بینا ہے اگر آنکھ تو قدرت کا نشاں دیکھ
ہر سمت ہیں بہتے ہوئے انوار کے دھارے
ہر ذرہ یہاں عظمت باری کا ہے شاہد
اللہ کی تکبیر سے معمور ہے ہر دل
یہ وادیٔ پرنور یہ کہسار یہ میداں
ہر سمت اندھیرا ہی اندھیرا ہے فضا میں
اک وادی جو بے کیف تھی خشک آب تھی کب سے

فرصت ہو تو آ کر ذرا ربوہ کا جہاں دیکھ
جنت کے نظارے ہیں ہر گام عیاں دیکھ
ان ربت کے تودوں پہ مسلط ہیں نشاں دیکھ
ربوہ کی فضاؤں میں گونجی ہے اذاں دیکھ
اللہ کی رحمت کے چمکتے ہیں نشاں دیکھ
اسلام کی قندیل فروزاں ہے یہاں دیکھ
محمودؓ کی برکت سے وہاں آب رواں دیکھ

اسلام بہر طور ہر اک دل میں سمائے
یہ عزم لئے اٹھا ہے ہر طفل و جواں دیکھ

سید سجاد احمد
جڑانوالہ

عید کی قربانیوں کے مسئلہ پر ۵۹ء میں آپ نے چار مضامین لکھ کر تفصیلی روشنی ڈالی تھی اور ان خیالات کی تردید فرمائی تھی کہ جانوروں کی قربانی کی جائے بہتر ہے کہ نقد روپیہ کسی قومی فنڈ میں جمع کرا دیا جائے۔ جولائی ۵۹ء میں آپ نے ارادہ فرمایا اور ان چاروں مضمونوں کو ایک رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ اسلئے آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اگر اس بارہ میں دوست کوئی مزید سوال دریافت کرنا چاہیں تو مجھے اطلاع دیں تاکہ اس کا جواب بھی رسالہ میں شامل کر دیا جائے۔

(الفضل ۲۱ جولائی ۵۹ء)

۳۰ جولائی کو مسجد مبارک ربوہ میں ایک تربیتی جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں آپ کا بھی ایک قیمتی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ (الفضل ۵ اگست ۵۹ء)

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان نے انیس سال تک متواتر چندہ دینے والے پانچ ہزار مجاہدین کی کتابی صورت میں ایک فہرست جون ۵۹ء میں شائع کی اس کے ابتداء میں بطور دیباچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی تحریک جدید کی برکات کے متعلق ایک نہایت قیمتی نوٹ لکھا یہ نوٹ بعد میں الفضل میں بھی شائع ہوا۔

(الفضل ۱۱ اگست ۵۹ء)

حکومت پنجاب کے محکمہ جنگلات نے تیرہ اگست سے درخت نصب کرنے کا ایک ہفتہ منانے کی تحریک کی تھی۔ آپ نے بھی اس بارہ میں اہالیان ربوہ کو خاص طور پر توجہ دلائی اور فرمایا کہ ربوہ میں گرمی اور شدت شجرکاری کی خاص متقاضی ہے۔ اس سے انشاء اللہ ربوہ کی آب و ہوا جواب بہت سے لوگوں کے لئے گویا ایک گونہ امتحان بن رہی ہے۔ ترقی کرے گی۔ اور صحتوں پر انشاء اللہ بہت اچھا اثر پڑیگا۔ مگر ساتھ ہی آپ نے اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی کہ درختوں کا لگانا آسان ہے مگر ان کا سنبھالنا بہت توجہ اور محنت اور نگرانی چاہتا ہے۔

(الفضل ۱۲ اگست ۵۹ء)

۱۱ تا ۱۳ ستمبر مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کا سالانہ اجتماع ہوا جس کے لئے آپ نے بھی پیغام بھجوایا۔ اسی طرح خیرپور ڈویژن کے خدام کے نام آپ نے پیغام بھجوایا۔ جن کا اجتماع ۱۸ تا ۲۰ ستمبر منعقد ہوا (الفضل ۲۴ نومبر ۵۹ء)

.... ستمبر ۱۹۵۹ء میں آپ نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کیا روح سے رابطہ ممکن ہے" بہت سے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"آج کے بات یہی ثابت ہوتی ہے کہ یہ سب کشفی نظارے ہیں جن میں خدا کے اذن سے نہ کہ از خود مرنے والوں کی روحوں سے زندہ لوگوں کی ملاقات ہو جاتی ہے۔ اور یہ خاکسار بھی اس معاملہ میں کسی حد تک صاحب تجربہ ہے ولا فخر۔ (الفضل ۱۰ ستمبر ۵۹ء)

۱۹-۲۰ ستمبر ۵۹ء کو چک منگلا کے سالانہ جلسہ پر آپ نے ایک پیغام لکھ کر بھجوایا جس میں آپ نے قرآنی الفاظ میں بھی یہ نصیحت فرمائی کہ ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔

(الفضل ۲۱ نومبر ۵۹ء)

اکتوبر ۵۹ء میں آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر محمد است برہان محمد" کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا جس میں یہ الفاظ تحریر فرمائے کہ

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی سیرت کے متعلق کچھ لکھنا تو میری روح کی غذا ہے جس کی برکت سے میں اپنی بہت سی کمزوریوں کے باوجود جی رہا ہوں۔

(الفضل ۳ اکتوبر ۵۹ء)

۲۵ اکتوبر ۵۹ء کو اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں آپ کا ایک پیغام پڑھکر سنایا گیا۔ جس میں آپ نے اطفال الاحمدیہ کو پانچ باتوں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی اوّل صداقت دوم دیانتداری سوم محنت اور جفاکشی اور عرق ریزی۔ چہارم جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کا جذبہ پنجم نماز کی پابندی اور دعاؤں کی عادت

(الفضل ۴ نومبر ۵۹ء)

نومبر ۵۹ء میں آپ نے "خاندانی منصوبہ بندی" کے زیر عنوان اپنے متفرق اور غیر مرتب نوٹ ایک مضمون کی صورت میں شائع کر دئے۔ یہ نوٹ بعد میں ٹریکٹ کی صورت میں بھی شائع کئے گئے۔

(الفضل ۱۴ نومبر ۵۹ء)

آپ نے یہ بھی اعلان کر دیا کہ خدا کے فضل سے میرا تصنیف کردہ رسالہ "عید کی قربانیاں" شائع ہو گیا ہے۔ جس میں اس مسئلہ کے تمام ضروری پہلوؤں پر بحث آگئی ہے (یہ رسالہ نظارت اصلاح و ارشاد نے شائع کیا تھا

(الفضل ۱۴ نومبر ۵۹ء)

۱۹ نومبر ۵۹ء کو آپ نے جلسہ یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب پر کلکتہ کی جماعت احمدیہ کو ایک خاص پیغام بھجوایا۔ جو وہاں جلسہ میں پڑھکر سنایا گیا۔

(الفضل ۲ فروری ۶۰ء)

درخواست دعا

میں گھیانہ سے چل کر جھنگ جا رہی تھی کہ میرا سامان کہیں ضائع ہو گیا۔ اس سامان میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فوٹو بھی تھا۔ احباب دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ میرے اس نقصان کی تلافی کرے اور بچوں کو نیک بنائے

پارس بی بی اہلیہ حکیم عبدالکریم صاحب بستی پالو والی

کالعدم جماعت اسلامی کا ماضی اور حال

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے ۲۷ دسمبر ۶۳ء کو مسجد مبارک ربوہ میں جو تقریر فرمائی تھی اسے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے شعبہ اشاعت نے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ کالعدم جماعت اسلامی کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے یہ کتاب یقیناً بہت مفید ہے لکھائی چھپائی دیدہ زیب صفحات ۴۸۔ قیمت ۲۵ پیسے فی نسخہ۔ ۱۰۰ کے خریدار کے لئے ۲۰/- روپے۔ پچاس نسخوں کے لئے ۱۲ روپیہ اور ۲۵ نسخوں کے لئے سترہ روپیہ۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی۔ گولبازار ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کتاب کا پیش لفظ جو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

پیش لفظ

(از محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب)

فی زمانہ اسلام سے سچی ہمدردی رکھنے والوں کے لئے ایک نہیں بلکہ دو غم ہیں ایک تو یہ کہ دین حق کی ہمدردی رکھنے والے اور اس کی حفاظت کے لئے قربانی کرنے والے بہت کم لوگ ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو اسلام کی حفاظت کا دم بھرتے ہیں۔ وہ خود اس کی متاع عزیز پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ اور اسلام کو اپنی نفسانی اغراض کی خاطر ایسی شکل میں پیش کرتے ہیں جو اپنوں اور غیروں کو اسلام سے متنفر کرنے والی ہے۔ اسلام کے حقیقی دشمن یہی لوگ ہیں۔ جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم العدو فاحذرھم کہ یہی اصل دشمن ہیں۔ ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے اور ان ہی لوگوں کو چوب خشک قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کانھم خشب مسندۃ یعنی بعض لوگ اسلام کی محبت کے بڑے بڑے دعاوی کرتے ہیں۔ دیکھنے میں بڑے باوقار معلوم ہوتے ہیں۔ اور باتیں بھی بظاہر بڑی اچھی کرتے ہیں جو جاذب توجہ ہوتی ہیں۔ مگر روحانیت سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ ان کی مثال اس چوب خشک کی ہے جسے سہارا دے کر کھڑا کر دیا جائے جس طرح وہ لکڑی درخت نہیں بن جاتی اور شیریں نفع مند میوے نہیں اگاتی اور اس کے سایہ میں تھکے ہارے پناہ نہیں لے سکتے۔ اسی طرح ان اسلام کے زعیم خود ٹھیکہ داروں کا بھی حال ہے۔ کہ روحانیت سے عاری ہوتے ہیں۔ کوئی روحانی اور اخلاقی فیض کسی کو نہیں پہنچا سکتے انسانی ہمدردی اور خدا اور رسول کی سچی محبت اور اخلاص سے ان کے دل خالی ہوتے ہیں۔ ایمان کے شیریں ثمار یعنی تعلق باللہ۔ دعاؤں کی قبولیت۔ نصرت الٰہی۔ خدا تعالیٰ کی معیت اور فیض رسانی جو خدا کے اولیاء کی نشانی ہوتی ہے۔ اسلامی حکومت کے ان مدعیین میں پائی نہیں جاتی جو اس بات کا ثبوت ہوتی ہے کہ یہ لوگ خدا اور اس کے رسول کا نام لے کر اپنے گھر بھرنا چاہتے ہیں۔ اور اسلامی حکومت کے نعرے لگا کر خود حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کے مدنظر خدا کی حکومت ہوتی تو اللہ والوں کی صفات اور خدا کی محبت میں فنا ہونے والوں میں سے جو اخلاص و محبت کی خوشبو آتی ہے۔ وہ ان میں سے بھی آتی۔ اور ان کے چہروں پر بھی خدا کا نور چمکتا دکھائی دیتا۔

زیر نظر کتاب جماعت اسلامی کا ماضی و حال" ایک ایسی ہی جماعت اور اس کے امیر کے دعاوی کا تنقیدی جائزہ ہے۔ جو برادرم مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بڑی محنت اور کاوش سے لکھا ہے۔ اس کے پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آیا وہ جماعت شجرہ طیبہ کی مثال ہے۔ جو خدا کے حکم سے ہر وقت ایمان اور اخلاص کے پھل دیتا ہے یا وہ چوب خشک ہے۔ جس سے کسی کو کوئی برکت اور نفع حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ باغ محمدی کے حسن میں داغ لگانے والی ہے۔

میں پاکستان کے تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ سے توقع کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو غور سے پڑھیں گے اور نہ صرف خود اس سے استفادہ کریں گے بلکہ اپنے حلقۂ احباب میں بھی اس کی اشاعت کریں گے۔ تاکہ ملک کا جوان طبقہ ان عناصر کے خلاف صف آرا ہو جائے۔ جو اسلام کا پاک نام استعمال کرکے اپنی ذات کے لئے وجاہت اور حکومت چاہتے ہیں۔ والسلام

مرزا رفیع احمد

نور کا جل رجسٹرڈ

مقدس گھرانوں میں

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں:۔

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کا جل تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفہ بھی نور کاجل بھجواتی ہوں بچوں کے لئے بہت مفید پایا ہے"

قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

هُوَ الشَّافِی

کیورٹو سسٹم کے مجرب نسخے

۱۔ بے بی ٹانک: بچوں کی ہر قسم کی کمزوری سوکھا پن۔ بدہضمی۔ مٹی کھانے کی عادت اور گرائپ واٹر کے برے اثرات کو دور کرنے میں لاثانی ہے پندرہ روزہ کورس سوا روپیہ ڈیڑھ ماہ کورس تین روپے

۲۔ پائلز کیور۔ بواسیر خونی و بادی کا فوری اور مستقل علاج ۲۵ کیپسول اڑھائی روپیہ ۱۰۰ کیپسول ۹ روپے

۳۔ اکسیر اپھارہ۔ شفتل برسیم وغیرہ سے ہونے والا جانوروں کا مہلک اپھارہ اس کے ایک پیکٹ سے بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے فی پیکٹ ۷۵/ر درجن یا زائد پر ۳۳ فیصدی کمیشن دو درجن یا زائد پر خرچہ ڈاک بذمہ کمپنی۔

علاوہ ازیں

مندرجہ ذیل امراض کے لئے مجرب ادویات کی تفصیل اور نرخ قریبی کیورٹو سنٹر سے حاصل کریں۔ (۱) کالی کھانسی (۲) دماغ حافظہ اور اعصاب کی کمزوری (۳) کمی خون (۴) خاص کمزوری (۵) لیکوریا (سیلان الرحم) (۶) خاص ایام کی بے قاعدگی اور درد وغیرہ (۷) پائیوریا دگوشت خورہ) (۸) کیریز دانتوں کا گھن (۹) دانت درد (۱۰) جلدی امراض اگزیما۔ چنبل۔ کیل۔ مہاسے چھائیاں وغیرہ (۱۱) جوڑوں کی دردیں نیز جانوروں کی تمام بیماریاں۔

کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

دنیائے طب کی مایہ ناز دوا

انگزینا

- یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا کو ہضم کرتی اور ریاح خارج کرتی ہیں۔
- نظام ہضم کی اصلاح کر کے پیٹ درد نفخ قبض تبخیر معدہ اور باؤ گولہ کو دور کرتی ہیں
- جوڑوں اور پٹھوں اور جسم کی عام ریحی اور عصبی دردوں کے لئے نہایت مفید ہیں
- سستی اور کمزوری دور کر کے چستی اور توانائی پیدا کرتی ہیں۔
- پانچ سالہ تجربہ اور استعمال کے بعد پیش کی جا رہی ہیں۔
- قیمت فی شیشی دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

اعلان نکاح

میری پوتی مسماۃ نصرت بیگم بنت غلام حسین درویش قادیان کا نکاح ہمراہ حبیب اللہ ولد شاہ دین صاحب محلہ دارالنصر بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۱۳-۳-۶۲ بعد جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا ہے خاندان حضرت مسیح موعود و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں یہ رشتہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے دینی اور دنیوی طور پر بابرکت فرمائے آمین۔

(خاکسار ٹھیکیدار نظام الدین محلہ دارالیمن ربوہ)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کی نئی پیشکش

ملفوظات ✶

جلد پنجم۔ جلد ششم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات جو جماعت احمدیہ کی تربیت اور روحانی ترقی کے لئے مفید اور تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ ہیں یہ خزانہ علم و عرفان مجلد ہر دو جلد ہدیہ ۸/- روپے فی جلد علاوہ محصول ڈاک طلب فرمائیں۔

فصل الخطاب ✶

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف جو رد عیسائیت کے مبسوط دلائل پر مشتمل ہے اور امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے مجلس مشاورت کے موقع پر طلب فرمائیں۔

فضائل القرآن ✶

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ جو قرآن مجید کے فضائل سے متعلق پر معارف و پر حکمت مضامین پر مشتمل ہے جلسہ سالانہ کے موقع پر طلب فرمائیں ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف ۸ روپے۔ ملنے کا پتہ:۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

تعمیر مسجد جماعت احمدیہ۔ ڈنگہ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات کے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جماعت احمدیہ ڈنگہ کی مسجد کی تعمیر کے لئے ناظر صاحب بیت المال کی اجازت سے چندہ فراہم کرنے کے لئے میاں غلام محمد صاحب کو محصل مقرر کیا گیا احباب جماعت سے میری پرزور اپیل ہے کہ چندہ کی فراہمی میں جماعت احمدیہ ڈنگہ کے ساتھ تعاون فرمادیں تاکہ مسجد جلد از جلد تعمیر ہو سکے خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (محمد حسن صدر جماعت احمدیہ۔ ڈنگہ)

لائل پور کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم شیخ سعید احمد صاحب معرفت مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار لائل پور سے طلب فرمائیں (مینیجر الفضل)

ولادت

مورخہ ۱۱-۲-۶۲ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جو کہ چوہدری محمد اسمٰعیل مرحوم ننگوی کا پوتا اور چوہدری نیک عالم خان صاحب جنگوی آف کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے دین اور دنیا کا خادم بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ (چوہدری محمد اسلم۔ لاہور)

حضور ایدہ اللہ کی تقریر بر موقع خلافت جوبلی

(بقیہ صفحہ اوّل)

مگر چونکہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے اس لئے اس کے منانے میں کوئی حرج نہیں اور اس لئے میرے دل میں جو انقباض تھا وہ دور ہو گیا۔ اور میری نظریں اس مجلس سے اٹھ کر خدا تعالیٰ کی طرف چلی گئیں اور میں نے کہا ہمارا خدا بھی کیا سچا خدا ہے مجھے یاد آیا کہ جب یہ پیشگوئی کی گئی اس وقت میری ہستی ہی کیا تھی پھر وہ نقشہ میری آنکھوں کے سامنے پھر گیا جب ہمارے نانا جان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس شکایت کی کہ آپ کو تو پتہ ہی نہیں یہ لڑکا کیسا نالائق ہے پڑھتا لکھتا کچھ نہیں اس کا خط کیسا خراب ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے بلایا۔ میں ڈرتا اور کانپتا ہوا گیا کہ پتہ نہیں کیا فرمائیں گے آپ نے مجھے ایک خط دیا کہ اسے نقل کر دو۔ میں نے وہ نقل کر کے دیا تو آپ نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کو جج کے طور پر بلایا اور فرمایا میر صاحب نے شکایت کی ہے کہ یہ پڑھتا لکھتا نہیں اور کہ اس کا خط بہت خراب ہے میں نے اس کا امتحان لیا ہے آپ بتائیں کیا رائے ہے لیکن جیسا امتحان لینے والا نرم دل تھا ویسا ہی پاس کرنے والا بھی تھا حضرت خلیفہ اوّلؓ نے عرض کیا کہ حضور میرے خیال میں تو اچھا لکھا ہے حضور نے فرمایا کہ ہاں اس کا خط کچھ میرے خط سے ملتا جلتا ہی ہے۔ اور بس ہم پاس ہو گئے۔ ۔ ۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول کر کے اس نے مجھے ایک ایسا گر بتا دیا کہ جس سے مجھے ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت حاصل ہو جاتی ہے۔ میں ہمیشہ یہی کہا کرتا ہوں کہ میں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ہتھیار کی مانند ہوں اور میں نے کبھی محسوس نہیں کیا کہ کوئی چیز طلب کی ہو اور اس نے مجھے نہ دی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اس سے ہر اندھیرا دور رہو۔ دشمنوں کی طرف سے مجھ پر کئی حملے کئے گئے، اعتراضات کئے گئے اور کہا گیا کہ ہم خلافت کو مٹا دیں گے اور یہی وہ اندھیرا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے دور کر دیا اور خلافت جوبلی کی تقریب منانے کے متعلق میرے دل میں جو انقباض تھا وہ اس وقت یہ نظم سن کر دور ہو گیا اور میں نے سمجھا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا اظہار ہو رہا ہے دشمنوں نے کہا ہم جماعت کو پھرا لیں گے مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اور بھی زیادہ لوگوں کو لائیں گے اور جب ہم روشن کرنا چاہیں تو کوئی اندھیرا رہ نہیں سکتا۔ اور اس طرح اس تقریب کے متعلق میرے دل میں جو انقباض تھا وہ یہ نظارہ دیکھ کر دور ہو گیا ورنہ مجھے تو شرم آتی ہے کہ میری طرف یہ تقریب منسوب ہو۔ مگر یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اس کے ذریعہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوتی ہیں اس لئے اس کے منانے میں کوئی حرج نہیں یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہیں اگر وہ نہ کرتا تو نہ مجھ میں طاقت تھی اور نہ آپ میں۔ تو میرے علم نے کوئی کام کیا اور نہ آپ کی قربانی نے جو کچھ ہوا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔ اور ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور نشان دکھایا دنیا نے چاہا کہ ہمیں مٹا دیں مگر خدا تعالیٰ نے نہ مٹایا اور یہ نظارہ دیکھ کر میرے دل میں جو انقباض تھا وہ سب دور ہو گیا۔ اس لئے جن دوستوں نے اس تقریب پر اپنی انجمنوں کی طرف سے ایڈریس پڑھے ہیں۔۔۔۔۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان سب کو جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں اور یہ ایسی دُعا ہے کہ جس میں سارے ہی شکریئے آ جاتے ہیں۔ پس میں ان دوستوں کا اور ان کے ذریعے ان کی تمام جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ میری زندگی کے اَور جو دن باقی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دین کی خدمت، اسلام کی تائید اور اس کے غلبہ اور مضبوطی کے لئے صرف کرانے کی توفیق عطا فرمائے تا جب اُس کے حضور پیش ہونے کا موقع ملے تو شرمندہ نہ ہوں اور کہہ سکوں کہ تُو نے جو خدمت میرے سپرد کی تھی تیری ہی توفیق سے میں نے اسے ادا کر دیا۔ پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنے فضل نازل کرے اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم میں سے جس کے دل میں بھی کوئی کمزوری ہو اُسے دُور کرے۔ اخلاص میں مضبوط کرے اور ہماری زندگیوں کو اپنے لئے وقف کر دے۔ ہماری زندگیوں کو بھی خوشگوار بنائے اور ہماری موتوں کو بھی۔ تا جب جنتی سُنیں تو خوش ہوں کہ اَور پاکیزہ روحیں ہمارے ساتھ شامل ہونے کے لئے آ رہی ہیں۔"

(روئیداد جلسہ خلافت جوبلی)

تحریکِ دُعا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ قادیان

چند روز قبل حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے الفضل میں احباب کی خدمت میں دعا کی تحریک کی تھی۔ اب میں اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ تمام بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ میں اپنی بیوی سیّدہ امۃ القدوس بیگم کو مورخہ ۳/۶۴-۵ کو امرتسر لے آیا ہوں۔ انہیں یہاں لال ہسپتال امرتسر میں داخل کرا دیا ہے۔

واضح ہو کہ میری بیوی کو گذشتہ نومبر سے ناک کی بندش کا عارضہ چل رہا ہے جو بڑی تکلیف دہ مرض ہے۔ اور ایام حمل میں اگر یہ مرض لاحق ہو جائے تو وضع حمل تک یہ تکلیف قائم رہتی ہے۔ اس تکلیف کی وجہ سے ان کی عام صحت متاثر ہو رہی تھی اور خود میری صحت پر بھی اس کا بُرا اثر پڑ رہا تھا۔ چنانچہ شروع مارچ میں میں انہیں امرتسر لے آیا ہوں اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی عام صحت پہلے سے بہت بہتر ہے اور میری صحت پر بھی بڑا اچھا اثر پڑا ہے اور ایک فکر طبیعت سے دور ہو گیا۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جماعت کی تمام بہنوں اور بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ براہ مہربانی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے میری بیوی سیّدہ امۃ القدوس بیگم کو صحت و سلامتی اور زندگی کے ساتھ فارغ فرمائے اور ہماری مُرادیں پوری فرمائے۔ نیز خاکسار کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم جلد پوری صحت دے تا میں اپنے فرائض منصبی بخوبی انجام دے سکوں اور مجھے ایسی خدمات کی توفیق عطا فرمائے جو اس کے حضور مقبول ہو جائیں اور اس کی رضا کے حصول کا موجب بنیں۔ اور درویش کی صدا کیا ہے۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد
حال امرتسر

جماعتی اداروں کی طرف سے شائع شدہ کتب کی نمائش

جماعتی اداروں کی طرف سے شائع شدہ کتب کی نمائش ایام شورٰی میں تعلیم الاسلام کالج میں کالج ہال سے ملحقہ کمرہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ نمائش کے اوقات شورٰی کے اجلاس سے پہلے اور بعد ہوں گے۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اس نمائش سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

(منتظم نمائش)